The Absolute Reality

www.quran4u.com

أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ حَتَّى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ

زیادتی کی چاہت نے تمہیں غافل کر دیا' یہاں تک کہ تم قبرستان جا پہنچے

تفسیر ابن کثیر

علامہ عماالدین ابن کثیر

مترجم

مولانا محمد صاحب جونا گڑھی

التَّكَاثُرُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ (١)

زیادتی کی چاہت نے تمہیں غافل کر دیا'

حَتَّى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ (٢)

یہاں تک کہ تم قبرستان جا پہنچے'

دنیا کی محبت میں آخرت سے غفلت :

ارشاد ہوتا ہے کہ دنیا کی محبت اس کے پالینے کی کوشش نے تمہیں آخرت کی طلب اور نیک کاموں سے بے پرواہ کر دیا' تم اسی دنیا کی ادھیڑبن میں رہے کہ اچانک موت آ گئی اور تم قبروں میں پہنچ گئے'

رسول اللہؐ فرماتے ہیں کہ اطاعت پروردگار سے تم نے دنیا کی جستجو میں پھنس کر بے رغبتی کر لی اور مرتے دم تک غفلت برتی۔ ابن ابی حاتم

حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ مال اور اولاد کی زیادتی کی ہوس میں موت کا خیال پرے پھینک دیا۔

مسند احمد میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن شخیرؓ فرماتے ہیں کہ میں جناب رسول اللہؐ کی خدمت میں جب آیا تو آپؐ اس آیت (الهکم التکاثر) کو پڑھ رہے تھے آپؐ نے فرمایا:

ابْنُ آدَمَ: مَالِي مَالِي،

وَهَلْ لَكَ مِنْ مَالِكَ إِلَّا مَا أَكَلْتَ فَأَفْنَيْتَ،

أَوْ لَبِسْتَ فَأَبْلَيْتَ،

أَوْ تَصَدَّقْتَ فَأَمْضَيْتَ؟

ابن آدم کہتا رہتا ہے کہ میرا مال، حالانکہ تیرا مال تو صرف وہ ہے جسے تو نے کھا کر فنا کر دیا یا پہن کر پھاڑ دیا یا صدقے دے کر باقی رکھ لیا۔

صحیح مسلم میں اتنا اور زیادہ ہے کہ

اسکے سوا جو کچھ ہے اسے تو لوگوں کے لیے چھوڑ چھاڑ کر چل دے گا۔

بخاری کی حدیث میں ہے کہ حضورؐ نے فرمایا:

يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ، فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقَى مَعَهُ وَاحِدٌ:

يَتْبَعُهُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ،

فَيَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ، وَيَبْقَى عَمَلُه

میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں جن میں سے دو تو پلٹ آتی ہیں صرف ایک ساتھ رہ جاتی ہے۔ گھر والے مال اور اعمال۔ اہل و مال تو لوٹ آئے عمل ساتھ رہ گئے۔

مسند احمد کی حدیث میں ہے کہ:

يَهْرَمُ ابْنُ آدَمَ وَيَبْقَى مِنْهُ اثْنَتَانِ: الْحِرْصُ وَالْأَمَل

ابن آدم بوڑھا ہو جاتا ہے لیکن دو چیزیں اسکے ساتھ باقی رہ جاتی ہیں، لالچ اور امنگ۔

حضرت ضحاکؒ نے ایک شخص کے ہاتھ میں ایک درہم دیکھ کر پوچھا کہ یہ درہم کس کا ہے؟ اس نے کہا میرا۔ فرمایا تیرا تو اس وقت ہوگا کہ کسی نیک کام میں تو خرچ کر دے یا بطور شکر اللہ تعالیٰ کے خرچ کرے۔

حضرت احنفؒ نے اس واقع کو بیان کر کے پھر یہ شعر پڑھا۔

انت للمال اذا امسکته　　فاذا انفقته فالمال لک

یعنی جب کہ تو مال لیے بیٹھا ہے تو مال کی ملکیت ہے ہاں جب اسے خرچ کر دے گا اس وقت مال تیری ملکیت میں ہو جائے گا۔

كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ (٣)

نہیں نہیں تم معلوم کر لو گے ۔

ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ (٤)

اور ابھی ابھی تمہیں علم ہو جائے گا ۔

پھر اللہ تعالیٰ دھمکاتے ہوئے دو دو مرتبہ فرماتا ہے کہ حقیقت حال کا علم تمہیں ابھی ہو جائے گا۔ یہ مطلب بھی بیان کیا گیا ہے کہ پہلے مراد کفار ہیں دوبارہ مومن مراد ہیں۔

كَلَّا لَوْ تَعْلَمُونَ عِلْمَ الْيَقِينِ (٥)

یوں نہیں اگر تم یقینی طور پر جان لیتے ۔

اللہ تعالیٰ پھر فرماتا ہے کہ اگر تم علم یقینی کے ساتھ اسے معلوم کر لیتے یعنی اگر ایسا ہوتا تو تم غفلت میں نہ پڑتے اور مرتے دم تک اپنی آخری منزل آخرت سے غافل نہ رہتے ۔

لَتَرَوُنَّ الْجَحِيمَ (٦)

بے شک تم جہنم دیکھ لو گے ۔

ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِينِ (٧)

اور تم اسے یقین کی آنکھ سے دیکھ لو گے

پھر جس چیز سے پہلے دھمکایا تھا اسی کا بیان کر رہا ہے کہ تم جہنم کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لو گے کہ اس کی ایک ہی جنبش کے ساتھ اور تو اور انبیا علیہم السلام بھی ہیبت وخوف کے مارے گھٹنوں کے بل گر جائیں گے اس کی عظمت اور وحشت ہر دل پر چھائی ہوئی ہوگی جیسے کہ بہت سی احادیث میں یہ تفصیل مروی ہے۔

ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ (٨)

پھر اس دن تم سے ضرور بالضرور نعمتوں کا سوال ہوگا ۔

روز قیامت نعمتوں کے متعلق سوال ہوگا:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس دن تم سے نعمتوں کی بازپرس ہوگی صحت امن رزق وغیرہ تمام نعمتوں کی نسبت سوال ہوگا کہ انکا شکر کہاں تک ادا کیا۔

مسند احمد کی ایک حدیث میں ہے کہ جب یہ سورت نازل ہوئی اور حضورؐ نے پڑھ کر سنائی تو صحابہ رضی اللہ عنہم کہنے لگے کہ ہم سے کس نعمت پر سوال ہوگا؟ کھجوریں کھا رہے ہیں اور پانی پی رہے ہیں تلواریں گردنوں میں لٹک رہی ہیں اور دشمن سر پر کھڑا ہے۔ آپؐ نے فرمایا گھبراؤ نہیں عنقریب نعمتیں آ جائیں گی۔

کن کن نعمتوں کا سوال ہوگا:

ترمذی میں ہے کہ نعمتوں کے سوال میں قیامت والے دن سب سے پہلے یہ کہا جائے گا کہ ہم نے تجھے صحت نہیں دی تھی؟ اور ٹھنڈے پانی سے تجھے آسودہ نہیں کیا کرتے تھے۔

ابن ابی حاتم کی روایت میں ہے کہ اس آیت لم لتسئلن کو سن کر صحابہ رضی اللہ عنہم کہنے لگے کہ حضور ہم تو جو کی روٹی اور وہ بھی آدھا پیٹ کھا رہے ہیں۔ تو اللہ کی طرف سے وحی آئی کہ کیا تم پیر بچانے کے لئے جوتیاں نہیں پہنتے اور کیا تم ٹھنڈا پانی نہیں پیتے؟ یہی قابل پرسش نعمتیں ہیں۔

اور روایت میں ہے کہ امن اور صحت سے سوال ہوگا' پیٹ بھر کھانا کھانے سے۔ ٹھنڈے پانی سے۔ سایہ دار گھروں سے میٹھی نیند سے بھی سوال ہوگا شہد پینے سے' لذتیں حاصل کرنے سے' صبح شام کے کھانے سے گھی شہد اور میدے کی روٹی وغیرہ' غرض ان تمام نعمتوں کے بارے میں اللہ کے ہاں سوال ہوگا۔

حضرت ابن عباسؓ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ بدن کی صحت' کانوں اور آنکھوں کی صحت کے بارے میں بھی سوال ہوگا کہ ان طاقتوں سے کیا کیا کام کیے' جیسے قرآن کریم میں ہے

إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولـئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْؤُولاً

ہر شخص سے اس کے کان اس کی آنکھ اور اسکے دل کے بارے میں بھی پوچھ ہوگی۔

صحیح بخاری کی حدیث میں ہے کہ دو نعمتوں کے بارے میں لوگ بہت ہی غفلت برت رہے ہیں' صحت اور فراغت یعنی نہ تو ان کا پورا شکر ادا کرتے ہیں نہ انکی عظمت کو جانتے ہیں نہ انہیں رب کی مرضی کے مطابق صرف کرتے ہیں۔

****

© Copy Rights:
Zahid Javed Rana, Abid Javed Rana
Lahore, Pakistan
www.quran4u.com